کاہلی

سرسید احمد خان

(1817ء۔۔۔۔۔۔1898ء)

تعارف:

سرسید کے موروث شاہ جہان کے عہد میں ہندوستان آئے تھے۔ مغلیہ دربار کے بڑے عہدوں پر فائز رہے۔ سرسید میں رواج زمانہ کے مطابق تعلیم پائی سب سے پہلے عدالت میں بطور سر رشتہ دار کام کیا پھر ترقی کر کے منصف ہوگئے گئے۔ سرکاری ملازمت کے باوجود سرسید احمد خان مسلمانان ہند کی اصلاح کے لئے برابر کوشاں رہے۔

تعلیمی کاوشیں:

انہوں نے پہلے انگریزی سکول مرادآباد اور غازی آباد میں کھولا۔ 1875ء میں علی گڑھ سکول کی بنیاد رکھی جو بعدازاں ہندی مسلمانوں کا سب سے اہم تعلیمی و ادبی رسالہ تہذیب الاخلاق جاری کیا اس رسالے کی نسل نے ہماری اجتماعی زندگی پر گہرے اثرات ڈالے۔

اسلوب نگارش:

سرسید نے اردو میں مضمون کی صنف کو رواج دیا خود کثرت سے مضامین لکھے اور اپنے رفقاء سے قومی تعلیمی مذہبی اخلاقی موضوعات پر مضامین لکھوائے سرسید کا اسلوب نگارش سادہ بے ساختہ ہیں بابائے اردو ڈاکٹر مولوی عبد الحق کا کہنا ہے:

"من جملہ بے شمار احسانات کے جو سرسید نے ہماری قوم پر کیے، ان کا بہت بڑا احسان اردو زبان پر ہے۔ انہوں نے زبان کو پستی سے نکالا، اندازِبیاں میں سادگی کے ساتھ وسعت پیدا کی۔ سنجیدہ مضامین کا ڈول ڈالا، جدید علوم کے ترجمے کرائے، بے لاگ تنقید اور روشن خیالی سے اردو ادب میں انقلاب پیدا کیا۔"

تصانیف : سرسید ایک بڑے مصلح اور معمار قوم ہونے کے اعلی درجے کے مصنف تھے۔ انہوں نے چھوٹی بڑی تین سے زائد کتابیں لکھیں۔ تقریریں، خطوط اور مضامین کے مجموعے ان کے علاوہ ہیں۔ ان کے اہم تصانیف میں'' آثار الضادید''۔'' اسباب بغاوت ہند''۔۔۔۔ شامل ہیں

مشکل الفاظ کے معنی

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
اوقات بسر کرنا	زندگی کے دن کاٹنا	بہ مجبوری	مجبور ہو کر
بےکار مباش	بےکار مت بنو	چنداں	اسی قدر
حاجت	ضرورت	حکیمانہ	دانش مندانہ
دلی قوی	دل کی طاقت	طبیعتِ ثانی	دوسری عادت

قمار بازی	جوا کھیلنا	لاخراج دار	خراج یا محصول نادینے والا
وحشی	جنگلی	ولایت	ملک

سبق کا خلاصہ

اس وقت میں سرسید احمد خان نے کاہلی کے معنی سمجھانے کی کوشش کی ہے۔ مصنف کے خیال میں لوگ عاملی کے معنی سمجھنے میں غلطی کرتے ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ کام کا جو محنت سے جی چرانا کا ہلی ہے، روزمرہ کے کام ، محنت سے کام نہ، کرنا چلنے پھرنے میں سستی کرنا کاہلی ہیں بلکہ وہ اس بارے میں نہیں سوچتے کہ دلی قوی کو بیکار چھوڑ دینا بہت بڑی کاہلی ہے ۔ روح اور جسم کا رشتہ قائم رکھنے کے لیے انسان کو ہر ممکن محنت کرنا پڑتی ہے مگر جن لوگوں کو زندگی کی تمام سہولتیں میسر آتی ہیں وہ محنت کی بجائے دلی قوی کو بیکار چھوڑ دیتے ہیں وہ جانوروں کی مانند ہو جاتے ہیں۔

کاہلی انسان کے اندر سے عزتِ نفس کو لمحہ بہ لمحہ کم کر دیتی ہے۔ انسان کا ضمیر بے حس اور مردہ ہو جاتا ہے۔ یہ خودی کے احساس کو آہستہ آہستہ ختم کر دیتی ہے۔ اور عزتِ نفس کو ختم کر دیتی ہے۔ ان حالات میں انسان پے لازم ہے کہ وہ اپنے اندرونی قوی کو زندہ رکھے۔

ایک ایسا نفس جس کی آمدنی اس کے اخراجات کے لیے مناسب ہو وہ دلی قوی کو بےکار ڈال دے تو آسائشوں کی ندولت وضع دار وحشی بن جاتا ہے۔ سستی اور مختلف علتوں کو عادت بنا لیتا ہے۔ یہ حوقیقت ہے کہ ہزار بار پڑھے لکھوں میں بہت کم ہیں جو اپنی تعلیم اور عقل کو ضرورنا گام میں لاتے ہیں لیکن اگر انسان عارضی ضرورتوں کا منتظر رہ کر دلی قوی کو بےکار کر دے تو وہ کاہل، وحشی اور حیوان بن جاتا ہے۔ ہمارے ہم وطنوں کو قوت عقلی کام میں لانے کا موقع نہیں رہا تو اس کا سبب کاہلی ہے۔ ہمیں کاہلی دور کرنے کی فکر کرنی چاہیے۔ کیونکہ اس کے نغیر قوم کی ترقی اور بہتری کی توقع عبث ہے۔

کاہل افراد گھر والوں اور معاشرے کے ۔۔۔ بن جاتے ہیں۔ معاشرے میں کاہل افراد کی وجہ سے بے شمار مسائل پیدا ہو گئے ہیں ۔ کاہل افراد کی وجہ سے نوجوانوں کے اندر تعمیر و ترقی اور بڑھ چڑھ کر کام کرنے کا جذبہ کم ہو جاتا ہے۔ یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ اگر ایک ایسا انسان جس کی آمدنی اور اخراجات برابر ہوں اور اسے حاصل کرنے کے لیے اسے ذرا محنت نہ کرنی پڑے اور وہ اپنے دلی قوئ کو بے کار چھوڑ دے تو اس کے عام شوق وحشیانہ ہو جائیں گے۔ وہ مختلف بری عادات کا عادی ہو جائے گا یعنی وہ ایک وضع دار وحشی بن جائے گا ۔

برصغیر میں ایسے کام بہت کم ہیں جن میں قوی دلی اور قوتِ عقلی کو کام میں لانے کا موقع ملے جب کہ دیگر ممالک میں اس کے مواقع بہت وسیع ہیں۔ ہمارے یہاں اس کا سبب کاہلی ہے۔ ہم نے اپنے دلی قوی کو بےکار چھوا ڑ دیا ہے حالانکہ کسی بھی انسان کے دل کو بےکار نہیں رہنا چاہیے۔ جب تک ہماری قوم کاہلی کو نہیں چھوڑے گی اس وقت تک بہتری کی توقع نہیں کی جا سکتی۔

سرسید نے اس مضمون میں کاہلی جیسی عادات کا ذکر کرتے ہوئے کہتا ہے کہ انسان کاہلی میں پڑ کر اپنی صلاحیتوں کو ضائع کر دیتا ہے۔ کاہلی وہ نہیں جو سچے دل سے محنت نہیں کرتا بلکہ کاہل وہ ہے جو دلی قوی کو بےکار چھوڑ دے۔

مرکزی خیال:

کاہلی اختیار کرنے والے اپنے قوائے دلی اور قوائے عقلی کو کام میں نہ لانے والے ناکام اور نامراد رہتے ہیں۔ ہاتھ پہ ہاتھ دھرے بیٹھے رہنے سے ذاتی یا قوم کی بہتری ممکن نہیں ہے۔ اس لیے کچھ کچھ کرتے رہنا چاہیے۔ لوگ کاہلی کے معنی سمجھنے میں غلطی کر دیتے ہیں۔ کام کاج اور محنت سے جی چرانا کاہلی نہیں بلکہ دلی قوی کو چھوڑ دینا کاہلی ہے۔ پیٹ بھرنے کے لیے انسان کو مجبوری محنت کرنا پڑتی ہے مگر جن لوگوں کو زندگی کی آسائشیں میسر آتی ہیں وہ محنت کی بجائے دلی قوی کو بےکار چھوڑ دیتے ہیں اور حیوان صفت ہو جاتے ہیں۔

اہم اقتباس کی تشریح

اقتباس: انسان بھی مثل حیوانوں کے ایک حیوان ہے اور جب کہ اس کی دلی قوی کی تحریک سُست ہوجاتی ہے اور کام میں نہیں لائی جاتی، تو وہ اپنی حیوانی خصلت میں پڑجاتا ہے۔ اور جسمانی باتوں میں مشغول ہوجاتا ہے۔ اور اسانی صفت کھوکر پورا حیوان بن جاتا ہے۔ پس ہر انسان پر لازم ہے کہ اپنے اندرونی قوی کو زندہ رکھنے کی کوشش میں رہے اور اُن کو بے کار نہ چھوڑے۔

حولہ متن: سبق کا نام: کاہلی

مصنف کا نام: سر سید احمد خان

حل لغت: مثل:کی طرح، حیوان:جانور، دلی قوی:دل کی طاقتیں، تحریک:حرکت، خصلت:عادت، مشغول:مصروف، صفت:خوبی۔

سیاق وسباق: سر سید احمد خان نے کاہلی کے معنی سمجھانے کی کوشش کی ہے۔ مصنف کے خیال میں لوگ کاہلی کے معنی سمجھنے میں غلطی کرتے ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ کام کاج اور محنت سے جی چرانا کاہلی ہے، روزمرہ کے کام، محنت سے کام نہ کرنا، چلنے پھرنے میں سستی کرنا کاہلی ہے بلکہ وہ اس بارے میں نہیں سوچتے کہ دلی قوی کو بے کار چھوڑ دینا بہت بڑی کاہلی ہے۔ روح اور جسم کا رشتہ قائم رکھنے کے لیے انسان کو ہر ممکن محنت کرنا پڑتی ہے۔

کاہلی انسان کے اندر سے عزتِ نفس کو لمحہ بہ لمحہ کم کردیتی ہے۔ انسان کا ضمیر بے حس اور مردہ ہوجاتا ہے۔ یہ خودی کے احساس کو آہستہ آہستہ ختم کردیتی ہے۔ اور عزتِ نفس کو ختم کردیتی ہے۔ ان حالات میں انسان پے لازم ہے کہ وہ اپنے اندرونی قوی کو زندہ رکھے۔

تشریح:

انسان کو حیوان ناطق کہا گیا ہے۔ دوسرے حیوانوں کی طرح وہ بھی ایک انسان ہے۔ جب معاشرے میں اس سے کام نہیں لیا جاتا تو اس کی حیوانی خصلت ظاہر ہونا شروع ہوجاتی ہے اور جسمانی باتوں میں مشغول ہوجاتا ہے۔ یہاں یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ جب بھی انسان اپنی صفات کو چھوڑ دیتا ہے تو وہ حیوان بن جاتا ہے۔ اس لیے انسان کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنی اندرونی طاقتوں کی ہر وقت کوشش کرتا رہے، کیونکہ اگر ایسا نہیں کریگا تو انسان اپنے اندر موجود کام کرنے کی تمام صلاحیتوں اور خوبیوں کو ضائع کردے گا، اور کاہلی اور سستی کا شکار ہوکر اپنے آپ کو بے کار اور ضائع کردے گا۔ اور ایسے انسان سے بہتری کی توقع ہرگز نہیں کی جا سکتی۔

حل مشقی سوالات

۱۔ مختصر جواب دیں۔

(الف) دل قومی کو بیدار چھوڑنے کا مطلب ہے؟

جواب۔ دل قومی کو بیدار چھوڑنے کا مطلب ہے کہ ملت و مشقت کی جانب اور اس کا شوق ہو۔

(ب) انسان کب حقیر بلبل اور حشی ہو جاتا ہے؟

جواب۔ جب انسان ہاتھ پاؤں سے محنت نہ کرے اور کام کا ذوق محنت و مزدوری میں محنت و مشقت نہ کرے تو وہ حقیر بلبل اور حشی ہو جاتا ہے۔

(ج) کس شخص کو دل کو بیدار نہیں پڑا رہنا چاہیے۔

جواب۔ کسی نہ کسی بات کی فکر کو دل میں مصروف رہنا اس لیے ضروری ہے کہ بیکار محنت و مشقت کی راہ میں مصروف رہنا اس لیے ضروری ہے تاکہ انسان کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنی اندرونی طاقتوں کی ہر وقت کوشش میں رہے اور ان کو بیکار چھوڑے۔

(د) بیدار دل کو کیا نہیں بھولتا؟

جواب۔ قوم کی بہتری کیسے ممکن ہے؟

جواب۔ قوم کی بہتری اس طرح ممکن ہے کہ بیداری قوم کا کام میں مصروف رہے۔ محنت و مزدوری کرے۔ بیکار محنت میں مشغول ہے۔ جو قومیں محنت کرنی رہتی ہیں ان کے قدم بہتری کی طرف بڑھتے رہتے ہیں۔

۲۔ روانی پیدا کرنے کے لیے مناسب ضروری ہے:

(الف) آرام (ب) محنت

(ج) سفارش (د) خوشامد

۳۔ درست جواب کے آگے (✓) اور غلط کے آگے (×) کا نشان لگائیں:

(الف) بلبل ہے۔ روح اور جسم کا رشتہ قائم رکھنے کے لیے انسان کو ہر ممکن محنت کرنا پڑتی ہے۔ کاہل انسان کے اندر سے حرکت نفس کو کچھ کم کر دیتی ہے۔ انسان کا ضمیر بے حس اور مردہ ہو جاتا ہے۔ یہ خودی کے احساس کو آہستہ آہستہ ختم کر دیتی ہے۔ اور حرکت نفس کو ختم کر دیتی ہے۔ ان حالات میں انسان بے نیاز ہے کہ وہ اپنے اندر روانی قوی کو زندہ رکھے۔

تشریح:

بیکار	مصروف	بچپن	کہاں

۵۔ درست بیان کے آگے (✓) اور غلط کے آگے (×) کا نشان لگائیں:

(الف) دل قومی کو بیدار چھوڑنا مناسب ہے خودی کاہلی ہے۔ (✓)

جواب۔ (الف) دل قومی کو بیدار چھوڑنا مناسب ہے خودی کاہلی ہے۔

(ب) ہاتھ پاؤں کی محنت، اوقات بسر کرنے اور زندگی کا رکھنے کے لیے ضروری ہے۔ (×)

(ج) یہ حق نہیں ہے کہ دل پڑھنے میں اور پڑھنے میں تڑپتی بجھی رکھا ہے۔ (×)

(د) کاہل ایک ایسا لفظ ہے جس کے معنی سمجھنے میں دل غلطی کر لیتے ہیں۔ (✓)

۶۔ اعراب لگا کر تلفظ واضح کریں۔

قوی، بُلبل، تحریک، رُخ

۷۔ درج ذیل اقتباس کی تشریح سیاق و سباق کے حوالے سے کریں۔

اقتباس: ایک ایسے شخص کی حالت کو خیال کرو، جس کی آمدنی اس کے اخراجات کو مناسب ہو اور اس کے حاصل کرنے میں اسے چنداں محنت و مشقت کرنی نہ پڑے، بھلا کر ہمارے ہندوستان میں ملیں

۱۔ مختصر جواب دیں۔

(الف) دل قومی کو بیدار چھوڑنے کا مطلب ہے؟

جواب۔ دل قومی کو بیدار چھوڑنے کا مطلب ہے کہ محنت و مشقت کی جانب اور اس کا شوق ہو۔

(ب) انسان کب حقیر بلبل اور حشی ہو جاتا ہے؟

جواب۔ جب انسان ہاتھ پاؤں سے محنت نہ کرے اور کام کا ذوق محنت و مزدوری میں محنت و مشقتی نہ کرے تو وہ حقیر بلبل اور حشی ہو جاتا ہے۔

(ج) کس نہ کسی بات کی فکر کو دل میں مصروف رہنا کیوں لازم ہے؟

جواب۔ کسی نہ کسی بات کی فکر کو دل میں مصروف رہنا اس لیے ضروری ہے کہ بیکار ہے اور جسمانی باتوں میں مشغول ہو جاتا ہے جب بھی انسان اپنی صفات کو چھوڑتا ہے تو وہ تباہ ہو جاتا ہے۔ اس لیے انسان کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنی اندرونی طاقتوں کی ہر وقت کوشش میں رہے اور ان کو بیکار چھوڑے۔

۲۔ روانی پیدا کرنے کے لیے مناسب ضروری ہے:

(الف) آرام (ب) محنت

(ج) سفارش (د) خوشامد

۳۔ درست جواب کے آگے (✓) اور غلط کے آگے (×) کا نشان لگائیں:

(الف) بلبل ہے۔ روح اور جسم کا رشتہ قائم رکھنے کے لیے انسان کو ہر ممکن محنت کرنا پڑتی ہے۔ کاہل انسان کے اندر سے حرکت نفس کو کچھ کم کر دیتی ہے۔ انسان کا ضمیر بے حس اور مردہ ہو جاتا ہے۔ یہ خودی کے احساس کو آہستہ آہستہ ختم کر دیتی ہے۔ اور حرکت نفس کو ختم کر دیتی ہے۔ ان حالات میں انسان بے نیاز ہے کہ وہ اپنے اندرونی قوی کو زندہ رکھے۔

تشریح:

ملکہ	بچپن	مصروف	بیکار

۵۔ درست بیان کے آگے (✓) اور غلط کے آگے (×) کا نشان لگائیں:

(الف) دل قومی کو بیدار چھوڑنا مناسب ہے خودی کاہلی ہے۔ (✓)

جواب۔ (الف) دل قومی کو بیدار چھوڑنا مناسب ہے خودی کاہلی ہے۔

(ب) ہاتھ پاؤں کی محنت، اوقات بسر کرنے اور زندگی کا رکھنے کے لیے ضروری ہے۔ (×)

(ج) یہ حق نہیں ہے کہ دل پڑھنے میں اور پڑھنے میں تڑپتی بجھی رکھا ہے۔ (×)

(د) کاہل ایک ایسا لفظ ہے جس کے معنی سمجھنے میں دل غلطی کر لیتے ہیں۔ (✓)

۶۔ اعراب لگا کر تلفظ واضح کریں۔

قوی، بُلبل، تحریک، رُخ

۷۔ درج ذیل اقتباس کی تشریح سیاق و سباق کے حوالے سے کریں۔

اقتباس: ایک ایسے شخص کی حالت کو خیال کرو، جس کی آمدنی اس کے اخراجات کو مناسب ہو اور اس کے حاصل کرنے میں اسے چنداں محنت و مشقت کرنی نہ پڑے، بھلا کر ہمارے ہندوستان میں ملیں

۱۔ روانی پیدا کرنے کے لیے مناسب ضروری ہے:

(الف) آرام (ب) محنت

(ج) سفارش (د) خوشامد

۲۔ درست جملہ کا کون سا ہے؟

(الف) بے فکر رہنے دا (ب) خوش گپیاں کرنے دا

(ج) روزانہ محنت کرنے دا (د) خوبیوں کی رہنے دا

۳۔ موزوں الفاظ سے خالی جگہ پُر کریں۔

۱	۲	۳	۴
ب	ج	د	الف

درست جوابات:

۴۔ قومی بہتری کی توقع کی جا سکتی ہے:

(الف) کاہل چھوڑ کر (ب) فکرمندی چھوڑ کر

(ج) خوش و خرم رہ کر (د) پریشان رہ کر

۵۔ درج ذیل الفاظ کے مترادف لکھیے۔

جواب۔

مترادف	مترادف	الفاظ	مترادف
الفاظ	مترادف	الفاظ	مترادف
کاہلی	چستی	عقل	بے عقل
ملازمی	مستقل	وحشی	مہذب

۱۔ مختصر جواب دیں۔

(الف) دل قومی کو بیدار چھوڑنے کا مطلب ہے؟

جواب۔ دل قومی کو بیدار چھوڑنے کا مطلب ہے کہ محنت و مشقت کی جانب اور اس کا شوق ہو۔

(ب) انسان کب حقیر بلبل اور حشی ہو جاتا ہے؟

جواب۔ جب انسان ہاتھ پاؤں سے محنت نہ کرے اور کام کا ذوق محنت و مزدوری میں محنت و مشقتی نہ کرے تو وہ حقیر بلبل اور حشی ہو جاتا ہے۔

(ج) کس نہ کسی بات کی فکر کو دل میں مصروف رہنا کیوں لازم ہے؟

جواب۔ کسی نہ کسی بات کی فکر کو دل میں مصروف رہنا اس لیے ضروری ہے کہ بیکار ہے اور جسمانی باتوں میں مشغول ہو جاتا ہے جب بھی انسان اپنی صفات کو چھوڑتا ہے تو وہ تباہ ہو جاتا ہے۔ اس لیے انسان کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنی اندرونی طاقتوں کی ہر وقت کوشش میں رہے اور ان کو بیکار چھوڑے۔